سوال

ناحق بدعا کے قبول ہونے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اگر کوئی شخص کسی کو ناحق بددعا دے تو کیا وہ قبول ہوجاتی ہے۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ
والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

م کے خلاف بددعا کرنا جائز ہے لیکن کسی کے خلاف ناحق بددعا خود ظلم اور حرام فعل ہے لہذا کیسے قبول ہو سکتی ہے۔ مظلوم کے لیے جائز ہے کہ وہ بغیر کسی زیادتی کے ظالم کے خلاف دعا کرسکتا ہے۔

ر سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

"برائی کے ساتھ آواز بلند کرنے کو اللہ تعالی پسند نہیں فرماتا مگر مظلوم کو اجازت ہے "النساء (148).

ے (416/4) حسن سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا :

"مظلوم کے لیے رخصت دی گئی ہے کہ وہ ظلم کرنے والے کے خلاف دعا کرسکتا ہے لیکن شرط یہ ہے کہ دعا میں زیادتی نہ ہو"

ں (3444/9)۔

امام ترمذی رحمہ اللہ نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

شخاص) کی دعا بلاشک وشبہ قبول ہوتی ہے : مظلم کی دعا، اور مسافر کی دعا، اور والد کی اپنی اولاد پر"

ح (1905)۔

ستقل فتوی کمیٹی کے علماء سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا :

لوئی مسلمان شخص مجھ پر ظلم کرے تو کیا میں اس کے خلاف بددعا کرسکتا ہوں، اور دعا کیا ہوگی ؟

یٹی کے علماء کرام کا جواب تھا :

ں شخص پر ظلم وستم ہوا ہو تو وہ مدد و نصرت کے لیے اس کے خلاف بددعا کرسکتا ہے، اور اس دعا میں وہ ظالم کے خلاف دعا میں زیادتی مت کرے۔

ر سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{ اور جو شخص اپنے مظلوم ہونے کے بعد (برابر کا) بدلہ لے لے تو ایسے لوگوں پر (الزام کا) کوئی راستہ نہیں } الشوری (43) نتھی

ء (262/24)۔

ن معافی و درگزر تقوی کے زیادہ قریب ہے، اور اللہ تعالی کو زیادہ پسند ہے۔

ر سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

"اور برائی کا بدلہ اس جیسی برائی ہے، اور جو معاف کردے اور اصلاح کرلے اس کا اجر اللہ کے ذمے ہے، یقینا اللہ سبحانہ وتعالی ظالموں سے محبت نہیں کرتا "الشوری (40).

عدی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

رگزر میں اصلاح کی شرط رکھی ہے، یہ اس کی دلیل ہے کہ اگر جرم کرنے والا معافی و درگزر کے لائق نہیں، اور شرعی مصلحت کا تقاضا ہو کہ اسے سزا دینی چاہیے تو پھر اس حالت میں یہ معافی کے حکم پر عمل نہیں ہوگا۔ اور معاف کرنے والے کے لیے اجر وثواب رکھنا اسے معافی پر ابھارتا ہے، اور اس کی دعوت

ں (760)۔

م مسلم رحمہ اللہ نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

عفو و درگزر کی بنا پر اللہ سبحانہ وتعالی بندے کی عزت میں اضافہ کرتا ہے "

ر (2588).

امام احمد نے عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تھے تو آپ نے فرمایا :

م کرو تم پر بھی رحم کیا جائیگا، اور معاف ودرگزر کرو تو اللہ تعالی بھی تمہیں بخش دے گا"

بر (6505) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الترغیب حدیث نمبر (2465) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور پھر جن افراد میں رشتہ داری اور دوستی ومعاشرت پائی جائے ان کی آپس میں معافی ودرگزر اور بھی یقینی ہوجاتی ہے ؟

ذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

محدث فتوی

فتوی کمیٹی